21101-ایوب علیہ السلام کی زوجہ کا نام

سوال

ایوب علیہ السلاکی زوجہ کا نام کیا تھا ؟

پسندیدہ جواب

مورخین اور بعض مفسرین نے اس کا نام رحمۃ بنت یشان بن یوسف بن یعقوب ذکر کیا ہے ۔

لیکن یہ نام کسی صریح اور صحیح نص سے ثابت نہیں بلکہ اھل کتاب کی کتب سے منقول ہے ، یا پھر مسلمان ان سے نقل کرتے ہیں ، ذیل میں ہم ان علماء کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے یہ کہا اور نقل کیا ہے ؛

اول :

سیوطی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

ابن عساکر نے وھب بن منبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایوب علیہ السلام کی بیوی کا نام رحمۃ بنت یشان بن یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراھیم رضی اللہ تعالی عنہا تھا ۔

دیکھیں : الدرالمنثور (197/7) تفسیر البیضاوی میں بھی اسی طرح ہے (310/3) تفسیر قرطبی (265/9) تفسیر البغوی (451/2) ۔

دوم :

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

لیکن یہ اسرائیلی احادیث ہیں جو کہ صرف استشھاد کے لیے ذکر کی گئ ہیں نہ کہ اعتقاد رکھنے کے لیے ۔

اسرائلیات تین اقسام پر مشتمل ہیں :

پہلی : ہمارے پاس جو کچھ ہے اس سے ہمیں اس اسرائلی روایت کی سچائی کی شھادت سے صحت کا علم ہوجائے تو وہ صحیح ہے ۔

دوسری : قرآن سنت کے مخالف ہونے کی بنا پر ہمیں اس کی تکذیب کا علم ہوجائے ۔

تیسری : وہ اسرائیلی روایت جس کی تصدیق وتکذیب کے بارہ میں بالکل خاموشی ہو ، تو ایسی روایت پرنہ توہم ایمان ہی لائيں گے اورنہ ہی اس کی تکذیب کریں گے ، اوراوپرجوکچھ بیان کیا گیا ہے اس کی وجہ سے وہ بیان کرنی جائز ہوگی ۔

اورغالب طور پروہ اسرائیلی روایات جن میں کوئی دینی فائدہ نہیں ہے ، اوریہی وجہ ہے کہ اکثرطورپراس میں اھل کتاب کے علماء اختلاف کرتے ہیں اوراسی سبب سے مفسرین بھی اختلاف ذکرکرتے ہیں ، جس طرح وہ اس جیسے معاملہ ذکر کرتے ہیں : اصحاب کہف کے نام اوران کے کتے کا رنگ اوران کی تعداد ، موسی علیہ السلام کی لاٹھی کس درخت کی تھی وغیرہ جواشیاء اللہ تعالی نے قرآن مجید میں مبھم رکھیں ہیں اورجن کی تعیین کا مکلفین کو نہ توکوئی دنیاوی اورنہ ہی دینی فائدہ ہی حاصل ہوتا ہے ۔ مجموع الفتاوی (13/366–367) ۔

اورشیخ شنقیطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اور مفسرین حضرات اصحاب کہف کے کتے کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کا نام قطمیر ، اور بعض حمدان کا نام ذکرکرتے ہیں ، ہم اس جیسی اشیاء سے کلام کولمبا نہیں کرتے جس سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہوتا ۔

قرآن مجید میں بہت سی ایسی اشیاء ہیں جنہیں نہ تواللہ تعالی نے اورنہ ہی اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے بیان کیا ہے ، اورنہ ہی ان کے بیان میں کچھ ثبوت ہی ملتا ہے ، ان اشیاء کے متعلق بحث کرنا کوئی فائدہ مند نہیں ہے ۔

دیکھیں کتاب : اضواء البیان للشنقیطی رحمہ اللہ تعالی (4/48) ۔

واللہ تعالی اعلم .